بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹

REGD No. L. 5254

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ اپریل۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت عرصہ سے کمر درد اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف کے باعث ناساز چلی آ رہی ہے۔ کل حضور نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

”طبیعت اچھی نہیں بہت تھوڑا فرق پڑا ہے“

احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

حضرت اماں جانؓ کی سیرت مقدسہ کا ایک درخشندہ پہلو یہ ہے کہ آپ نے اپنے اموال اور جذبات و احساسات کو حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل کے لئے وقف کئے رکھا

آپ کے انتہائی ارفع مقام بلند شان اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۰ اپریل۔ آج شام نماز مغرب کے بعد سیرت حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایک خصوصی جلسے میں جو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار کے زیر اہتمام منعقد ہوا بعض بزرگان اور علمائے سلسلہ نے حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر کو بڑی خوبی سے واضح کیا کہ آپ کی سیرۃ کا ہر پہلو اس قدر درخشندہ و تابندہ ہے۔ کہ آپ کی زندگی جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے ایک بہترین نمونہ اور مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کے نقش قدم پر چل کر اگر جماعت احمدیہ کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت اپنے اموال اور اپنے جذبات و احساسات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے وقف کر دے۔ اور اس پر پورے صبر و ثبات اور عزم و ہمت کے ساتھ آخر دم تک قائم رہے۔ تو پھر اس کی زندگی صحیح معنوں میں ایک کامیاب زندگی قرار پا سکتی ہے، کیونکہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی سیرت کا سب سے زیادہ درخشندہ پہلو یہی تھا کہ آپ نے اپنے اموال اور جذبات و احساسات کو اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے وقف کئے رکھا۔ جس طرح ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے اموال اپنے اوقات اور اپنے جذبات و احساسات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تکمیل کی خاطر قربان کر رکھا تھا۔

یہ جلسہ جس میں صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا کئے اس لحاظ سے بہت کامیاب جلسہ تھا کہ اس میں نہ صرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علمائے سلسلہ نے حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا کی سیرت طیبہ پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ بلکہ جلسہ میں خود حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جماعت کے نام ریکارڈ کیا ہوا پیغام بھی سنایا گیا۔ نیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے وہ خصوصی بیانات سنائے گئے۔ جو آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کی درخواست پر خاص اس جلسہ کے لئے لکھ کر ارسال فرمائے تھے۔ اور جن میں حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا کے انتہائی ارفع مقام بلند شان اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور آپ کی زندگی کے بعض چھوٹے چھوٹے واقعات پیش کر کے اسلام کے لئے آپ کا درد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کی تڑپ عبادات میں کمال درجہ استغراق گھریلو زندگی کو جنت کا نمونہ بنانے کے سلسلہ میں انتہائی فرض شناسی، تربیت اولاد۔ اور اس میں خاص حکمت سے کام لینے کا وصف سخاوت، فیضان عام غریبوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خوشی اور غم میں دل و جان سے شرکت الغرض آپ کی سیرت کے بے شمار پہلوؤں کو نہایت عمدگی سے واضح کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں جلسے میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کی ارسال کردہ نہایت ایمان افروز روایات بھی پڑھ کر سنائی گئیں۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حکیم خورشید احمد صاحب شاد نے کی۔ بعد ازاں مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ نظم پڑھ کر سنائی، جو حضور علیہ السلام نے بزبان حضرت ام المومنین رقم فرمائی تھی۔ اس کے بعد جماعت کے نام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے اس پیغام کا ریکارڈ سنایا گیا، جو آپ نے اپنی وفات سے ڈیڑھ ماہ قبل ۷ فروری ۱۹۵۲ء کو دیا تھا۔ اور جس میں آپ نے جماعت کو تقوےٰ اور دینداری پر قائم رہنے اور اشاعت اسلام کے کام سے کبھی غافل نہ ہونے کی تلقین فرمائی تھی

بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قدیم طبی خادم محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا کی سیرت طیبہ پر ایک نہایت مبسوط مضمون پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے متعدد چشم دید واقعات بیان کر کے حضرت اماں جانؓ کی اپنی روحانی اولاد پر شفقت، جماعت پر آپ کے بے پایاں احسانات نازک مواقع پر انتہائی صبر و ثبات اور توحید خالص کے قیام کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا۔

آپ کے بعد مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے اپنی پر زور تقریر میں واضح کیا۔ کہ کس طرح حضرت اماں جانؓ نے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے اموال اور اپنے جذبات و احساسات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے وقف کئے رکھا۔ نیز آپ نے واضح فرمایا کہ حضرت اماں جانؓ کی زندگی افراد جماعت کے لئے ایک مثالی نمونے کی حیثیت رکھتی ہے۔ بعد ازاں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنی تقریر میں علی الخصوص حضرت اماں جانؓ کے تربیت اولاد کے حکیمانہ طریق اور غریبوں کے ساتھ حسن سلوک پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور بعض نہایت ایمان افروز چشم دید واقعات بھی بیان کئے

ازاں بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ریکارڈ کرایا ہوا تازہ پیغام سنایا گیا (آپ کے پیغام کا مکمل متن آئندہ کسی اشاعت میں ہدیہ ناظرین کیا جائے گا)

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۹ء

عیسائی نشرگاہ

ایک خبر ہے کہ

"بلغراڈ جرمنی ۱۶ اپریل۔ یہاں پراٹسٹنٹوں کی عالمی تنظیم نے مشرقی افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ایک نشرگاہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس نشرگاہ کا مقصد ایشیا اور افریقہ میں اسلام کو روکنا بھی ہوگا۔ اس نشرگاہ پر سولہ لاکھ مارکس خرچ آئیں گے کیونکہ دنیا کی پراٹسٹنٹ مشنریوں نے نشرگاہ کی تعمیر کے لئے چندہ فراہم کرنا شروع کر دیا ہے۔"

آجکل پروپیگنڈا کی جو وقعت ہے وہ سب دنیا جانتی ہے۔ عیسائیوں نے شاذ ہی کوئی طریقہ پروپیگنڈا کا ہوگا جو استعمال نہ کیا ہو۔ متذکرہ بالا نشرگاہ کے قیام سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی ہی پہلے وہ لوگ ہیں جو اشاعت و تبلیغ کے لئے اس ذریعہ کو بھی ترک کرنا نہیں چاہتے۔ اور چونکہ یورپ اور امریکہ کے لوگ متمول ہیں۔ جہاں آج بھی عیسائیت کی جڑیں دور تک گڑی ہیں۔ اس لئے ان کے لئے ایسی ایک کیا بلکہ کئی نشرگاہیں قائم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

دوسری بات جو اس خبر سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ کہ عیسائیت صرف اسلام ہی کو اپنا سب سے بڑا حریف سمجھتی ہے۔ چنانچہ افریقہ ہی میں عیسائیوں کے بے پناہ پروپیگنڈا کے علی الرغم اسلام پھیلتا چلا جاتا ہے۔ عیسائی مشنری یہ سمجھتے ہیں۔ کہ باقی مذاہب اس کے پروپیگنڈا کی تاب نہیں لاسکتے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرق بعید میں جہاں جہاں اسلام کا اثر نہیں پہونچا۔ عیسائیت کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جاپان۔ چین اور جزائر میں عیسائیت بڑی کامیاب ہے۔ اسی طرح افریقہ میں جہاں جہاں اسلام کی روشنی نہیں پہونچی۔ عیسائیت افریقنوں میں پھیلتی جا رہی ہے۔ جس کی وجوہات ظاہر ہیں۔ اول تو یہاں مغربی اقوام کا تسلط ہے۔ پھر عیسائی مشنوں کو یورپ اور امریکہ سے بہت امداد ملتی ہے۔

یورپ اور امریکہ کی حکومتیں بھی مشنریوں کو بڑی مدد دیتی ہیں۔ کیونکہ وہ اپنا تسلط جمانے کے لئے ضروری سمجھتی ہیں۔ کہ افریقنوں کو مغربی تہذیب سے آشنا کیا جائے۔ چونکہ ان اقوام کا کوئی اپنا پائیدار تمدن اور مذہب نہیں ہے۔ اس لئے وہ مشنریوں کے حلقہ اثر میں جلد یا بدیر ضرور آجاتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مسلمان ان ممالک میں ہی نہیں دنیا میں کہیں بھی اسلام کی تبلیغ کے لئے کچھ نہیں کر رہے۔ یہ درست ہے کہ افریقہ کے بعض شمالی حصوں میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے۔ لیکن یہ عام طور پر مسلمانوں کی کسی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں افریقہ کے اکثر حصوں میں صرف جماعت احمدیہ کے مشن کام کر رہے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی حد تک کامیاب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ عیسائی مدبروں نے افریقہ میں عیسائیت اور اسلام کے متعلق جو تصانیف حال میں شائع کی ہیں۔ ان میں اس امر کا خاص طور پر ذکر ہوتا ہے۔

خود ان تصانیف سے واضح ہوتا ہے۔ کہ عیسائی دنیا افریقہ میں عیسائیت پھیلانے کے لئے کتنی جدوجہد کر رہی ہے۔ سینکڑوں کتابیں اس پر لکھی جاچکی ہیں۔ اور سینکڑوں کانفرنسیں اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقد کی جاچکی ہیں۔ کہ عیسائیت کو کس طرح اسلام کے مقابلہ میں کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔ اور اب یہ خبر آئی ہے کہ عیسائی مشرقی افریقہ میں ایک نشرگاہ بھی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں سے وہ عیسائیت کی تبلیغ کے ساتھ اسلام کے خلاف بھی پروپیگنڈا کیا کریں گے

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ مسلمان ان باتوں سے بالکل بےخبر اور بےحس ہیں ان کی سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی تنظیم نہیں۔ جو افریقہ کیا کسی ملک میں بھی منظم طور پر کام کر رہی ہو۔ اس کی وجہ ہرگز یہ نہیں ہوسکتی۔ کہ مسلمانوں کے پاس دین کے لئے خرچ کرنے کے لئے مال و دولت نہیں۔ دنیا میں ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمان لکھ پتی اور کروڑ پتی موجود ہیں۔ اور یہ بھی نہیں۔ کہ وہ دین کے کاموں میں روپیہ صرف نہیں کرتے۔ روپیہ وہ ضرور خرچ کرتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے ایسے کام کرنے والے ادارے نہیں ہیں۔ جو اس روپیہ کو تبلیغ و اشاعت اسلام میں باقاعدہ ایک تنظیم کے ساتھ خرچ کرسکیں۔

اصل چیز جس کی ضرورت ہے۔ وہ منظم طور پر کام کرنے والے ہیں۔ جو اسلام سے محبت بھی رکھتے ہوں۔ اور خلوص سے اور محنت سے کام کریں۔ یہ نہیں کہ مسلمان اس طرف سے بالکل بےخبر ہیں۔ اکثر انجمنیں اور تنظیمیں بنتی رہتی ہیں۔ لوگوں سے روپیہ بھی جمع کیا گیا ہے۔ لیکن چند دنوں کے بعد روپیہ تو یار لوگوں کی جیبوں میں چلا جاتا ہے۔ اور انجمن ختم ہوجاتی رہی ہے۔ اس طرح اب عوام ۴۴

۴۴ پہلے سے زیادہ چوکنے ہو گئے ہیں۔ تاہم اب بھی یہ حال ہے۔ کہ مسلمان عوام کو ذرا سا یقین دلا دیا جائے۔ کہ فلاں کام کرنے کے لئے روپیہ چاہیئے۔ تو وہ دے دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں کئی ایک دینی لوگوں نے سیاست میں حصہ لینے کے لئے پروپیگنڈا شروع کیا تھا اور اس طرح پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کرنے کی مہم چلائی گئی تھی۔ بیچارے عوام نے دل کھول کر اس کام کے لئے ہمت دکھائی۔ مگر اب اس کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے

ہمیں کسی کی نیت پر بدظنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ ضرور کہنا ہے کہ ابھی سے راہنماؤں میں سوچ سمجھ کر پائیدار کام کرنے کا سلیقہ پیدا نہیں ہوا۔ اور اپنی اور مسلمانوں کی جدوجہد بےکار باتوں میں ضائع کر دی جاتی ہے:

اگر اس کی بجائے صرف تبلیغ و اشاعت دین کے لئے انجمنیں بنائی جائیں۔ اور بغیر ایک دوسرے سے تعرض کرنے کے غیر اسلامی ممالک میں مشن قائم کئے جائیں۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اسلام دنیا کے ہر مقام پر عیسائیت اور الحاد کو شکست دے سکتا ہے۔

یہ درست ہے کہ بعض مسلمان اہل علم حضرات صحیح طریق کار کی طرف آرہے ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کی حالت وہی ہے جیساکہ کہتے ہیں ؎

آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اٹھ بھی کھڑے ہوئے
میں جا ہی ڈھونڈھتا تری محفل میں رہ گیا

ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے پاس دین پر خرچ کرنے کے لئے کافی و وافی دولت ہے۔ اور مسلمان اس کار خیر میں روپیہ صرف کرنے سے بھی گریزاں نہیں۔ لیکن جس چیز کا فقدان ہے۔ وہ تنظیم اور طریق کار کا ہے۔ جہاں تک کام کرنے والے افراد کا تعلق ہے ہماری دانست میں آج بہت سے لوگ جو خلوص سے کام

(باقی دیکھیے صفحہ [illegible] پر)

فضل عمر ہسپتال میں پانی کی سکیم کیلئے عطایاجات

محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کی طرف سے پانچ ہزار روپے کی گراں قدر اعانت

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

احباب جماعت کی نظر سے میرا ایک گزشتہ اعلان گزرا ہوگا جس میں خاکسار نے فضل عمر ہسپتال کے لئے پانی کی سکیم کے لئے عطایا کی تحریک کی تھی۔ جیسا کہ میں نے اس تحریک میں ذکر کیا تھا ہسپتال کے لئے پانی دور سے لانا پڑے گا جس کے لئے اندازاً خرچ دس ہزار روپے ہے۔ میری اس تحریک پر محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف چنیوٹ حال کلکتہ نے پانچ ہزار روپے کی رقم بطور عطیہ دی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔

محترم سیٹھ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ توفیق دی ہے کہ وہ ایسے کار ہائے خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ احباب ان کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں بے حد برکت ڈالے۔ اور انہیں مزید دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس تحریک میں محترم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ مغربی افریقہ نے اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے ۷۵ روپے عطا فرمائے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء ابھی نصف کے قریب رقم کی مزید ضرورت ہے۔ لہذا احباب جماعت کی توجہ میں پھر اس اعلان کے ذریعہ ہسپتال کی اس اہم ضرورت کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ بہت جلد دوست اس رقم کو پورا کرکے اس ضرورت کو پورا فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء وما توفیقی الا باللہ والسلام

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مشن ہاؤس میں اہم علمی مجالس کا انعقاد۔ سفیر انڈونیشیا کی تشریف آوری اور تقریر۔ چار افراد کا قبول اسلام

ششماہی رپورٹ احمدیہ مشن لنڈن از جولائی تا دسمبر ۱۹۵۸ء

(از مکرم محمد عبد الوہاب صاحب بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

مجھے انڈونیشیا میں ایک احمدی دوست سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا شاید وہ وہاں کے امیر جماعت ہیں۔ مگر سب سے بڑی بات یہ تھی کہ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ ڈچ زبان میں کیا تھا اور اور بھی بہت سی کتب ڈچ زبان میں اسلام پر لکھی تھیں۔

حقیقتاً میرے لئے وہ ایک لمحہ فکریہ تھا جبکہ آپ کے امام صاحب نے مجھے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ میں اس تحفہ کو ہمیشہ لنڈن کی بہترین یادگار کے طور پر رکھوں گا۔ اور میں اس کے لئے آپ کا بے حد ممنون ہوں۔ اور ان تحفات اور خیالات کے لئے بھی ممنون ہوں۔ جن کا اظہار آپ نے کیا کیونکہ میں یہاں پر اپنے ملک کا نمائندہ ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ گو میرے مسلمان بھائی ہیں مگر آپ بھی ایک لحاظ سے اپنی قوموں اور مذاہب کے سفیر ہیں اس لئے میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ ہم آئندہ بھی دوست رہیں گے۔ جہاں بھی رہیں اور جہاں بھی ہیں۔ اور میں آپ سب کو انڈونیشیا آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ جہاں آپ اور بھی بہت سے اسلامی بھائیوں سے ملیں گے۔

۳:- ماہ جولائی میں وائس پریذیڈنٹ سلیم اینڈ ٹوٹنگ کالج آف کامرس کو احمدیہ مشن ہاؤس میں چائے کی دعوت دی گئی۔ جس میں مبلغین اسلام مکرم شکر الٰہی صاحب مکرم عبد القادر صاحب ضیغم اور مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے اسلام و احمدیت پر مفصل گفتگو ہوئی اسکے بعد پرنسپل صاحب کی دعوت پر امام صاحب نے اسلام کے متعلق جونئیر سٹوڈنٹس کو پریس کانفرنس میں خطاب کیا۔

۴:- ۳۱ اکتوبر کو مسٹر عبد الشکور صاحب سٹاف ایڈیٹر پاکستان ٹائمز کو چائے پر مدعو کیا گیا۔

۵:- ۱۳ نومبر کو ہز ایکسی لینسی تنکو یعقوب صاحب ہائی کمشنر ملایا کے اعزاز میں مشن ہاؤس میں دعوت طعام دی گئی۔ افسوس ہے کہ آپ خود بوجہ مجبوری تشریف نہ لا سکے۔ اور اپنے قائمقام کے طور پر اپنے صاحبزادہ کو اپنی معذوری کا خط دیکر بھیجا۔ مدعوین میں جناب ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان ملٹری ایڈوائزر بریگیڈیر سلطان صاحب بینول ایچی جناب کے منڈرواجو۔ اور ترکی اور لیبیا کے ڈپٹی ایمبیسیڈرز شامل تھے مسجد کو دیکھ کر سب مہمان بہت خوش اور متاثر ہوئے۔ امام صاحب نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے مقاصد اور تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا جس کا جواب مکرم تنکو جعفر صاحب نے شکریہ کے ساتھ دیا۔

روٹری کلبز میں تقاریر

مکرم امام صاحب مسجد لنڈن کی روٹری کلبوں میں تقاریر کا اثر علمی اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں خوب ہو رہا ہے۔ جن کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں دلوں میں گھر کر رہی ہیں چنانچہ Easter News Advertiser لکھتا ہے۔ "ایشہ روٹیرین نے آج ایک غیر معمولی تقریر امام صاحب لنڈن مسجد کی زبانی سُنی۔ مسٹر مولود وانٹرز ورتھ روٹری کلب کے ممبر ہیں۔ انہوں نے بتایا مغرب میں علوم کا چرچا ہونے کے باوجود یہاں کے لوگ مذاہب کے متعلق اتنا نہیں جانتے جتنا مشرقی اقوام جانتی ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق عیسائیوں کو بہت تھوڑا علم ہے حالانکہ مسلمان خصوصاً احمدیہ جماعت کے افراد عیسائیت کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام اور عیسائیت میں اختلافات کچھ ایسی انداز سے بیان کئے کہ حاضرین متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انہوں نے اسلام کی مذہبی رواداری پر بہت زور دیا۔ مسٹر لیمن نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ مجھے اپنے بیرونی سفروں میں بہت سی مساجد کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اور میں نے جتنی حاضری مساجد میں دیکھی ہے۔ اتنی کبھی بھی کسی گرجا میں نہیں دیکھی۔

مسٹر Virgo پریذیڈنٹ روٹری کلب آف سٹیشن لکھتے ہیں کہ مولود احمد خان صاحب کی تقریر سے ہمیں اسلام کو سمجھنے کا اچھا موقعہ ملا ہے اور امید ہے کہ آئندہ بھی مزید سُننے کا موقعہ ملے گا۔

مسٹر جیکسن سیکرٹری روٹری کلب وولوچ بھی امام صاحب کی تقریر کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "انکی تقریر سے اسلامی تعلیم کو سمجھنے میں بہت ہی مدد ملی"۔

انٹرنیشنل کمیٹی آف وانڈز ورتھ روٹری کلب نے بیس ۲۰ نائیجیرین چیفس کو دعوت دی۔ اس موقعہ پر امام صاحب مسجد لنڈن بھی مدعو تھے۔ انہوں نے حاضرین کو احمدیت سے روشناس کرایا۔ اور اسلامی تعلیمات کے متعلق کتب بھی تقسیم کیں۔ چیفس نے شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مغرب میں تبلیغی سرگرمیوں کی بہت تعریف کی۔

Caterham میں روٹری کلب میں مولود صاحب نے تقریر کی جس پر ایک Scotch روٹیرین نے تعریف کرتے ہوئے کہا کہ عجیب بات ہے۔ کہ ہم بھی مذہبی رواداری کا چرچا کرتے ہیں۔ مگر جہاں مسلمان حضرت مسیح ناصری کو خدا کا سچا نبی مانتے ہیں۔ اور ہر قبیلہ اور قوم میں خدا کے نمائندوں کے قائل ہیں۔ وہاں عیسائیت کی تعلیم کے مطابق ہم حضرت محمد (ﷺ) کو خدا کا سچا نبی نہیں مانتے۔

خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ

کی تنظیم بھی خدا کے فضل سے لنڈن میں قائم ہو چکی ہے۔ جس کے ہفتہ وار اور ماہانہ اجلاس تعلیم و تربیت اور تبلیغ و تنظیم کے کام میں ممد ہو رہے ہیں۔ اور سب ممبرات و عہدہ داران شوق و ذوق سے ان مجالس میں حصہ لیتے ہیں اور اپنے فرائض کو انجام دیتے ہیں۔

چار افراد کا قبول اسلام

ان مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے محض

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے ذرائع

"اب اگر یہ سوال ہو کر پھر اس درجہ کے حصول کے لئے کیا کیا جائے اور قرآن کریم نے اس درجہ پر پہنچنے کا کیا ذریعہ بتلایا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے دو باتیں بطور اصول کے رکھی ہیں۔ اوّل یہ کہ دعا کرو۔ یہ بات سچی ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا۔ انسان کمزور مخلوق ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور کرم کے بدوں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا وجود اور اس کی پرورش اور بقا کے سامان سب کے سب اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہیں۔ احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل و دانش یا اپنے مال و دولت پر ناز کرتا ہے کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ ہی کا عطیہ ہے وہ کہاں سے لایا۔ اور دعا کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی مدد کا محتاج پائے گا۔ اور اس طرح پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا۔ جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دُکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلاتا ہے۔ اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بیقرار ہو کر آستانۂ الوہیت پر گرے گی اور چلائے گی۔ اور یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی۔ خود سے قرآن کریم کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ پہلی ہی سورت میں اللہ تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

دُعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اور مفاد کو اپنے اندر رکھتی ہو اور تمام نقصانوں اور مضرتوں سے بچاتی ہو۔ پس اس دعا میں تمام بہترین منافع جو ہو سکتے ہیں اور ممکن ہیں وہ اس دعا میں مطلوب ہیں اور بڑی سے بڑی نقصان رساں چیز جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اس سے بچنے کی دُعا ہے۔" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۹۲)

جماعت احمدیہ کی چالیسویں مجلس مشاورت کی مختصر رُوداد

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چالیس لاکھ پر مشتمل میزانیوں کی منظوری

ربوہ ۱۸ اپریل۔ آج دس بجے صبح جماعت احمدیہ کی چالیسویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور پھر حضور کی ہدایت پر رائے شماری وغیرہ کرانے کے لئے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور سٹیج پر تشریف لے آئے۔

تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ کی رپورٹیں

سب سے پہلے حضور نے ان فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹیں پیش کرنے کا ارشاد فرمایا جو گزشتہ سال مجلس مشاورت میں ہوئے تھے۔ چنانچہ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم میاں محمد عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے یہ رپورٹیں پیش کیں۔ بعد ازاں مکرم محمد شریف صاحب اشرف سیکرٹری مجلس مشاورت نے گزشتہ سال کی مجلس شوریٰ میں شریک نہ ہونے والے نمائندگان کے نام پڑھ کر سنائے اور اس سلسلے میں انہوں نے غیر حاضر ہونے کی جو وجوہ لکھیں انہیں پیش کیا۔ بعد ازاں آپ نے سال رواں سے متعلق اضافہ ہائے بجٹ کی تفصیل پڑھ کر سنائی۔

سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ

اس کے بعد سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی نے پیش فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ایجنڈے میں درج شدہ تجویز نمبر ا یہ تھی کہ :-

"سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی طرح دوسرے شعبوں میں بھی سٹینڈنگ کمیٹیوں کا تقرر کیا جائے اور مشاورت کے موقع پر تمام محکموں کی کارگزاری نمائندگان کے سامنے پیش کی جائے۔"

سب کمیٹی نظارت علیا نے اس تجویز کے سلسلے میں جو سفارش پیش کی اس کا خلاصہ یہ تھا کہ ۹ ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو ہر محکمہ کے متعلق متعلقہ ناظر صاحب سے مل کر آئندہ سال کے لئے سکیم تیار کرے جس پر حضور کی منظوری کے بعد عمل درآمد ہو۔ اور پھر ہر چھ ماہ کے بعد کمیٹی جائزہ لے کہ کس حد تک اس سکیم پر عمل ہوا ہے۔ سب کمیٹی کی یہ سفارش جب رائے شماری کے لئے پیش کی گئی تو نمائندگان کی نمایاں اکثریت نے اس کے حق میں رائے دی۔ چنانچہ حضور نے بھی اسے منظور فرما لیا۔

ایجنڈے پر درج شدہ دوسری تجویز یہ تھی :-

"ایک دس سالہ منصوبہ بنا کر مغربی پاکستان کے ہر ضلع میں کسی ایک مناسب شہر میں ایک تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ایک فضل عمر ہسپتال اور ایک مسجد مبارک بنوائے جائیں۔"

سب کمیٹی کی یہ رائے تھی کہ اس تجویز کے مفید ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں لیکن اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے لکھوکھا روپیہ کی ضرورت ہے جو موجودہ حالات میں جماعت مہیا نہیں کر سکتی۔ ہاں جماعت کراچی کی طرح دیگر بڑی بڑی جماعتوں کو بھی چاہئیے کہ وہ اپنے طور پر ڈسپنسریاں۔ پرائمری سکول اور مساجد تعمیر کرنے کی ضرور کوشش کریں۔ سب کمیٹی کی اس سفارش سے بھی نمائندگان کی نمایاں اکثریت نے اتفاق کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس ترمیم کے ساتھ منظور فرما لیا کہ جماعتوں کے مختلف زون بنا دیئے جائیں ہر زون اپنے اپنے علاقہ میں مساجد سکول اور ڈسپنسریاں بنانے کی کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت تک صرف کراچی کی جماعت نے اس طرف توجہ کی ہے اور وہ اس میں کامیاب ہو رہی ہے۔ اگر زون بنائے جائیں اور ان کی تنظیم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان میں بکثرت مساجد۔ ہسپتال اور سکول تعمیر ہو سکتے ہیں۔

بجٹ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ پیش فرمائی۔ اس سب کمیٹی نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے بجٹ آمد وخرچ بابت سال ۶۰-۱۹۵۹ء کے متعلق اپنی سفارشات پیش کی تھیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے سفارشات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ چندہ تحریک خاص کے متعلق سب کمیٹی اس رائے سے اتفاق کرتی ہے کہ اسے آئندہ تین سالوں تک جاری رکھا جائے۔ البتہ اس کی شرح موجودہ شرح سے نصف کر دی جائے۔ یعنی موصیوں سے ایک پائی فی روپیہ اور غیر موصیوں سے نصف پائی فی روپیہ۔ آپ نے بتایا کہ کمیٹی نے مجموعی طور پر ۱۹۲۶۱۲۴ روپے کا بجٹ آمد وخرچ منظور کرنے کی سفارش کی ہے۔

اس پر رائے شماری کی گئی۔ تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو منظور کرنے کی تائید کی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی منظور فرمایا۔

بجٹ تحریک جدید

اس کے بعد سب کمیٹی تحریک جدید کی رپورٹ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پیش فرمائی۔ آپ نے تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کا بجٹ آمد وخرچ بابت ۶۰-۱۹۵۹ء کے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سب کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ جس احمدی کے ذمہ چندہ تحریک جدید کا تین سالوں کا بقایا ہو۔ وہ اگر یہ بقایا ادا نہ کرے اور نہ ہی اس کی ادائیگی کے متعلق مرکز سے باقاعدہ مہلت لے تو اسے جماعت میں کوئی عہدہ نہ دیا جایا کرے۔

آپ نے بتایا کہ سب کمیٹی نے مجموعی طور پر ۹۱۳۰۲۲ روپے کا بجٹ آمد وخرچ تحریک جدید منظور کرنے کی سفارش کی ہے۔

اس پر رائے شماری کی گئی۔ تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ اس بجٹ کو منظور کرنے کی حمایت کی چنانچہ حضور نے بھی اسے منظور فرمایا۔ اس مرحلہ پر حضور نے بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کی اہمیت واضح کرتے ہوئے احباب کو اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔ اور اس ضمن میں مبلغ چھ ہزار چھ سو روپیہ کا گرانقدر عطیہ دینے کا اعلان فرمایا۔

حضور نے تحریک جدید دفتر دوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ نوجوان اس میں پوری مستعدی سے حصہ نہیں لے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ دفتر دوم کی نسبت دفتر اوّل کا چندہ زیادہ ہوتا ہے۔ حالانکہ اس میں حصہ لینے والے زیادہ برسرِ روزگار ہونے چاہئیں جن پر اخراجات کا پہلے ہی کافی بوجھ ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا میں تمام احمدی نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور اپنے وعدوں کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

رپورٹ سب کمیٹی امور عامہ

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے میزانیوں کی منظوری کے بعد مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ نے سب کمیٹی امور عامہ کی رپورٹ پیش کی۔ ایجنڈا میں نظارت امور عامہ سے متعلق یہ تجویز درج تھی کہ

"جماعت میں رشتہ ناطہ کی مشکل کو حل کرنے کے لئے ایک الگ نائب ناظر رشتہ ناطہ نظارت اصلاح وارشاد میں مقرر کیا جائے تاکہ اس طرح سے جماعت میں رشتہ ناطہ کی مشکلات کو دور کیا جا سکے۔"

مکرم میجر عارف زمان صاحب نے بتایا کہ سب کمیٹی کے ممبران کی اکثریت کی رائے یہ تھی کہ نائب ناظر رشتہ ناطہ ضرور مقرر کیا جائے لیکن یہ نائب ناظر بجائے نظارت اصلاح وارشاد کے نظارت امور عامہ میں مقرر ہونا چاہئیے۔

اس پر رائے شماری کی گئی۔ نمائندگان کی نمایاں اکثریت نے سب کمیٹی کی اس سفارش کے حق میں رائے دی۔ چنانچہ حضور نے بھی اسے منظور فرمایا۔

اب چونکہ ایجنڈے پر درج شدہ تمام امور پر نمائندگان کی رائے لی جا چکی تھی اس لئے حضور نے پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی اور پھر مختصر تقریر میں جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد مجلس مشاورت کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

بقیہ صفحہ ۳

اپنے فضل سے دو انگریز فیملیوں کو اسلام قبول کرنے کی سعادت بخشی ہے۔ چنانچہ عزیز موصوف رپورٹ دیتے ہیں (۱) ایک نوجوان مسٹر Bell اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے اسلام قبول کیا۔ اور نہایت اخلاص سے اسلامی تعلیمات کی پابندی کرتے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے باقاعدگی سے چندہ دیتے ہیں اور جماعت کے کاموں میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔

(۲) دوسری فیملی مسٹر ٹرڈٹ مین اور ان کی بیگم صاحبہ ہیں یہ بھی بہت سنجیدہ اور بہت مخلص ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایمان وعقیدہ وعمل میں پختگی عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی اسلام کی تبلیغی خدمات کما حقہٗ انجام دینے کی توفیق دے۔ اللّٰھم زد فزد

آمین

فضل حسین صاحب مرحوم

از محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

یکم اپریل کی شب شفاخانہ فضل عمر ربوہ میں فضل حسین صاحب فوت ہوگئے ہیں جہاں انہیں دو مہینے ہوئے علاج کے لئے داخل کیا گیا تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازے کو کندھا دیا احباب نے سپرد خاک کرکے دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم الہ آباد کے رہنے والے تھے اور ۱۹۲۰ء میں قادیان پہلی دفعہ آئے اور بیعت کی۔ اُس وقت ان کا زرق برق باس اور طغرائی قسم کا لمبا کنٹوپ اُن کو اپنی صورت و شکل میں ممتاز ظاہر کرتا تھا۔ ایک غیر احمدی ٹانگے والے نے حسب عادت دھوکا دیا کہ قادیان بہت دور ہے اور ان سے غالباً بیس پچیس روپے وصول کئے اور اِدھر اُدھر کے گاؤں میں ٹانگے میں چکر دیتے ہوئے کئی گھنٹے میں قادیان پہنچایا۔ جہاں انہوں نے بڑی فراخدلی کا ثبوت دیا۔ اور جو روپیہ اُن کے پاس تھا۔ اُس کو نیاشی سے خرچ کیا۔ اس کے بعد پشاور جاکر کسی کرنل کے پاس ملازم ہوگئے۔ کھانا پکانے میں بہت ماہر تھے۔ خاص کر انگریزی کھانا تیار کرنے میں۔ اُن کی عمر ۹۰ سال سے متجاوز تھی۔ اس کا علم مجھے اُس وقت ہُوا۔ جب ۱۹۲۱ء میں حضرت سید عزیز الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ میرے لئے ایک کھانا جسے "پائی" (Pie) کہتے ہیں۔ محبت سے تیار کرکے لائے۔ میاں فضل حسین صاحب اس وقت میرے پاس تھے۔ سید صاحب موصوف نے نینی تال کے کسی زلزلے کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں بھی تو وہاں موجود تھا۔ اور فلاں کرنل یا جرنل کے پاس ملازم تھا۔ اور میری عمر اُس وقت ۱۷ سال کی تھی۔ وہ متعجب ہوئے اور بعض باتیں دریافت کیں تو انہوں نے ٹھیک جواب دیا۔

۱۹۲۱ء میں گویا میاں فضل حسین صاحب سید صاحب موصوف سے چودہ سال کی عمر کے لگ بھگ تھے۔ عمر میں چھ سات سال کم تھے۔ اس سے ان کی عمر کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اگر ان کے رشتہ دار الہ آباد وغیرہ میں ہوں۔ اور احباب ان کی وفات کی خبر پہنچا سکیں تو ممنون ہوں گا۔

مرحوم میاں فضل حسین صاحب مستقل طور ۱۹۲۱ء میں قادیان آئے اور بتایا کہ جس کرنل کے پاس وہ پشاور میں ملازم تھے۔ ہر اتوار کو عبادت کے لئے گرجے جایا کرتا تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ صاحب آپ گرجا جاکر کیا کرتے ہیں تو اس نے کہا اپنے خداوند کی عبادت کرتے ہیں یہ پوسے کیا خداوند یسوع مسیح کی۔ تو کرنل نے بے ساختہ کہا ہاں یہ کہنے لگے وہ تو مر گئے ہیں اور سرینگر میں مدفون ہیں۔ مردوں کی عبادت کیوں کرتے ہو۔ اس پر اُس کرنل کو غصہ آیا اور ایک تھپڑ ان کے منہ پر رسید کیا۔ انہوں نے کہا لو صاحب میرے دوسرے گال پر بھی طمانچہ لگائیں۔ آپ تو اپنے خداوند کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن میں کرتا ہوں۔ اور صبر سے کام لیتا ہوں۔ جس طرح آپ کے خداوند نے صبر کیا۔ کرنل اس بات سے شرمندہ ہوا۔ اور گرجے کی طرف چلا گیا۔ جب واپس آیا تو دیکھا کہ میاں فضل حسین کا سامان بندھا ہے۔ اور کھانے کی کوئی تیاری نہیں۔ اُس نے انہیں سمجھایا۔ مگر یہ نہ مانے اور پشاور سے سیدھے قادیان آئے۔ محبی فی اللہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ ان سے بہت مانوس ہوگئے اور میرے پاس سفارش کی کہ میں ان کو اپنے پاس رکھ لوں اور اس وقت سے آج تک تقریباً ۳۸ سال کا عرصہ آغوش احمدیت میں ہی گذرا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قادیان میں پتھر کے دہکتے کوئلوں کی انگیٹھی کمرے میں رکھنے کی وجہ سے یہ آخری لمحات کو پہنچ گئے تھے۔ مکرم اخویم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور ان کے صاحبزادے ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے بڑی محنت سے ان کی زندگی کو بحال کیا اور کسی قسم کے علاج اور خدمت سے دریغ نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ آکسیجن گیس کے سلنڈر کی ضرورت تھی۔ اور میں ایک دوست کو کار پر بٹالے یا امرتسر بھیج رہا تھا۔ اتنے میں حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب رستے میں مجھے ملے جب کہ میں کار پر آدمی بھیجنے کا انتظام کر رہا تھا۔ معلوم ہونے پر فرمایا کہ اتنی تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں سلنڈر ان کے پاس موجود ہے۔ چنانچہ انہوں نے بغیر کسی قیمت کے وہ شفاخانے میں بھیجدیا۔

یہاں ربوہ میں ۱۹۵۶ء سے اب تک عرصہ تین سال میں یہ تین دفعہ سخت بیمار ہوئے ایک دفعہ نمونیا سے اور گذشتہ سال فالج سے اور اب اسہال سے۔ تینوں دفعہ ہی ڈاکٹر صاحبزادہ میاں منور احمد صاحب نے کمال شفقت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اور ان کے سٹاف نے بھی خدمت کی جس کے لئے میں تہ دل سے ممنون ہوں۔ اس اثنا میں مجھے معلوم ہُوا کہ شفاخانہ انتظام کے لحاظ سے بہت کچھ اصلاح امداد کا محتاج ہے۔ ابھی اس کی تعمیر جاری ہے۔ اور اخراجات کے لئے روپیہ نہیں۔ جس کے لئے صاحبزادہ صاحب نے کئی بار تحریک فرمائی ہے۔ اور بہترین صدقہ وہ ہے۔ جو بیکس بیماروں وغیرہ کی خدمت کے لئے خرچ ہو۔ ہماری ایک بھاوجہ ہیں۔ جو ابھی تک اپنے مذہب عیسائیت پر ہی قائم ہیں۔ اور وہ چین کے ایک مشنری ہسپتال میں اب تک ایک بیمار کا سال بھر کا خرچ اب تک بھیج رہی ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ صدقہ کی یہ صورت نہایت ہی مفید ہے۔ چار پانچ سال ہوئے۔ چوہڑکانہ کے مشن کے ہسپتال کو مجھے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور وہاں ایک ایکس رے دکھایا اور بتایا گیا کہ صدر جمہوریہ امریکہ ٹرومین کا ھدیہ ہے۔ اسی طرح زچگی کے کمرے سے ملحق سٹور بھی دکھایا اس میں درجنوں نئے کپڑے تھے۔ جو امریکہ سے بطور ھدیہ آئے تا وہاں زیر علاج غرباء کی امداد میں اُن سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اس وقت نورالدین صاحب منیر بی اے بھی میرے ساتھ تھے یہ صدقے کا طریق جو مشنری ہسپتالوں میں رائج ہے قابل قدر طریق ہے۔ اور اگر احباب بھی اپنے صدقات میں سے ایک حصہ شفاخانہ فضل عمر کی امداد کے لئے بھیجا کریں تو تھوڑی تھوڑی رقم سے بہت بڑی امداد ہمارے اس شفاخانے کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔ جہاں میں نے دیکھا ہے کہ سامان کی کمی کی وجہ سے صاحبزادہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کو سخت کوفت اٹھانی پڑتی ہے اللہ انہیں اس کوفت کا بہتر سے بہتر بدلہ دے۔ آمین۔

شفاخانے کی عمارت بھی ابھی تکمیل کی محتاج ہے۔ اور سامان جو ہے وہ بالکل ابتدائی حالت میں ہے گذشتہ سال چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے ایک بہت بڑی مد بہم پہنچائی تھی۔ ایسے حساس دل رکھنے والے دوستوں کی ہماری جماعت میں کمی نہیں صدقات سے بہت سی بلائیں اور مصیبتیں ٹل جاتی ہیں جیسا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اور اس کا بارہا ہم نے تجربہ کیا ہے۔

اعلانات نکاح

عزیزم منیر احمد صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب کا نکاح عزیزہ نذیرہ بی بی صاحبہ بنت علم الدین صاحب سے بعوض پانچ سو روپیہ حق مہر پر مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۰/۴/۵۹ بعد نماز جمعہ کرونڈی ضلع خیرپور میرس میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ نکاح فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔

(شریف احمد ہڑھوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

(۲) میرے لڑکے عزیزم محمد اسلم کا نکاح عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت جان محمد صاحب ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولینا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے ۱۸/۴/۵۹ کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت ہو آمین ثم آمین۔

(خاکسار نور حسین گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا اور ایک لڑکی جنہوں نے چوبیس ملہ حال کو الفضل کے امتحان میں شامل ہونا ہے شدید بخار میں مبتلا ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ طور پر درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد شفاء عطا فرماوے میری اپنی حالت بھی حسب سابق ہے۔ کوئی علاج فائدہ نہیں دے رہا دعا ہی فارغ کا حقیقی علاج ہے جس کے لئے تو ترستے میں اپنے روحانی بھائی بہنوں سے درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار کیپٹن (ڈاکٹر)، محمد رمضان محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ

دعائے مغفرت

۹/۴/۵۹ کو ملک عبدالعزیز صاحب دریاخاں میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے رضاعی رشتہ داروں میں سے تھے۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوی ایک لڑکا ملک عبدالقدیر صاحب سگنیلر محکمہ ڈاک ایبٹ آباد اور ایک لڑکی چھوڑے ہیں۔

(حفیظ الرحمٰن ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ایک ضروری تحریک

(از محترم جناب مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم)

سال کا شروع ہے اور جماعت بندی ہو رہی ہے۔ اس وقت اگر بچے سکول میں داخل ہوں تو سارا سال تعلیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ احباب کو مدنظر رہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں جس تعلیمی ادارہ کی تعمیر کی طرف پہلے توجہ دی وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت ہی تھی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جماعت کے بچوں کی تعلیم دینی ماحول میں کس قدر ضروری ہے۔ جن بچوں کی بنیادی تعلیم دینی ماحول میں ہو وہ آئندہ دنیاوی اشتغال میں بھی دین سے غافل نہیں رہ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ جن بچوں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پا کر دنیاوی ترقی بھی کی ہے وہ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ سلسلہ کی محبت کا بیج دنیوی تعلیم کے ساتھ ان کے دلوں میں بویا گیا ہے اور وہ اپنا پھل دیئے بغیر نہیں رہا۔ اگر دوست احمدیت کا چمن اپنے گھر میں لگانا چاہتے ہیں۔ اور یہ خواہش رکھتے ہیں کہ یہ نعمت غیر مترقبہ ان کے گھروں میں قائم دائم رہے تو ان کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کی دنیوی تعلیم بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جاری کروائیں۔ تا کہ ان کے گھرانے احمدیت کی برکت سے ہمیشہ ہمیشہ بہرہ ور رہیں۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ بچہ کم از کم تین چار سال یہاں ضرور رہے تا کہ وہ حضرت صاحب کے خطبوں اور وعظوں کو بالمشافہ سن سکے۔ اور ایسا ہی دیگر دینی مجالس جو ربوہ میں ہوتی رہتی ہیں ان میں حصہ لے کر وہ بیج اپنے اندر بو سکے۔ اور اس کی باقاعدہ شادابی ہوتی رہے۔ یہ موقعہ ایسا ہے کہ اس کو کھونا نہیں چاہیئے۔ خاندانوں میں یہ مواقع ہر وقت نہیں آتے۔ اب اگر دوستوں کے بچے قابل تعلیم ہوں اور ان کو تھوڑا سا خرچ کر کے بھی یہاں تعلیم دلانی پڑے تو اس سے محرومی بہت بڑی محرومی ہے۔ احمدیت کا پودا بچوں کے دلوں میں انہی ایام میں لگ سکتا ہے۔ احمدیت ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس قدر بڑی نعمت جس کا اندازہ کرنا بھی دنیوی نکتہ نگاہ سے ناممکن ہے۔ احباب دینی اور سلسلہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے امید ہے اس طرف ضرور توجہ کریں گے۔

یہاں دنیوی تعلیم بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے باہر کے کسی سکول کی تعلیم سے کم نہیں۔ بلکہ بہترین سکولوں میں ہمارا سکول شمار ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ دینی فائدہ اور احمدی تربیت و کیریکٹر کو مدنظر رکھ لیا جائے تو پھر اس پر جو بھی خرچ ہو گا وہ اس فائدہ کے بالمقابل بالکل ہیچ ہو گا جو یہاں کی رہائش اور تعلیم و تربیت سے حاصل ہو گا۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

لجنات اماء اللہ کیلئے ایک ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ جس میں لجنات بیرون کی سالانہ رپورٹیں بھی شامل ہیں شائع ہو چکی ہے۔ تمام لجنات کے لئے بار بار اعلان کیا گیا ہے کہ وہ کم از کم ایک کاپی ضرور منگوا کر ریکارڈ کے لئے رکھیں۔ بہت کم لجنات نے اب تک سالانہ رپورٹ منگوائی ہے۔ اس لئے مجبوراً تمام لجنات کو ایک ایک کاپی بذریعہ وی پی ارسال ہے قیمت کے متعلق جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ علاوہ محصول ڈاک ۳/ روپے ہے۔ براہ مہربانی وی پی وصول کر کے ممنون فرمائیں۔ والسلام

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے۔ تفسیر صغیر خریدنے۔ نماز باجماعت ادا کرنے۔ ناخواندہ احباب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں اپنی نیک مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ نہیں بھجواتیں۔

ماہ اپریل ختم ہونے والا ہے۔ اس لئے تمام زعماء کرام سے گذارش ہے کہ از راہ کرم زیادہ سے زیادہ ۱۰ مئی تک ماہ اپریل کی رپورٹ ارسال فرمائیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

حصہ آمد کے بقایادار احباب توجہ فرمائیں!

یہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال رواں ۳۰ اپریل ۵۹ء کو ختم اور یکم مئی سے نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو اس سے پہلے پہلے اپنے بقائے ادا کر دینے چاہئیں۔ تا کہ نہ صرف حصہ آمد کا منظور شدہ بجٹ آمد پورا ہو جائے بلکہ اس سے بھی زائد وصولی ہو جائے۔ حصہ آمد کے بقائے دار عموماً تین قسم کے دوست ہیں۔

ایک وہ احباب ہیں جن کا حساب خدا کے فضل سے ۳۰ اپریل ۵۸ء تک صاف ہے مگر سال رواں میں ان کی طرف سے گذشتہ سال کی نسبت کم وصولی ہونے کی وجہ سے وہ بظاہر بقائے دار معلوم ہو رہے ہیں۔ چونکہ ان کی اصل آمد سال رواں کے معلوم کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ مگر وہ اپنی اصل آمد کو خود جانتے ہیں اس لئے اس کیفیت کو بھی خود ہی بہتر جانتے ہیں کہ آیا ان کا حساب اس سال کا بھی صاف ہے یا وہ تھوڑے سے بہت بقایا دار ہیں۔ اگر ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے تو ۳۰ اپریل تک اپنے واجب الادا بقائے کو ادا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

دوسرے وہ دوست ہیں جن کا حساب نہ پچھلے سال کا صاف ہے اور نہ اس سال کا یعنی پچھلے سال بھی وہ بقایا دار تھے اور اس سال ان کے بقایا میں مزید اضافہ ہو گیا ہے مگر وہ اپنی رفتار پر مطمئن ہیں۔ نہ تو بقائے کو ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی ادائیگی کے لئے مہلت یا اقساط مقرر کرتے ہیں۔ ایسے احباب کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ نہ صرف سال رواں کا بقایا ادا کریں۔ بلکہ گذشتہ سال کے بقائے کو بھی کم سے کم کرنے کے لئے اپنے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کریں۔

تیسرے وہ اصحاب ہیں جنہوں نے اپنے گذشتہ سالوں کے بقایوں کو ادا کرنے کے لئے ماہوار اقساط مقرر کی ہوئی ہیں۔ ان میں سے وہ احباب جن سے اقساط کی باقاعدہ ادائیگی سے کچھ غفلت ہوئی ہے ان کو بہت ہی زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتے رہنے کے لئے ایک عہد انہوں نے اس وقت کیا تھا جب انہوں نے وصیت لکھی تھی۔ اور دوسرا عہد انہوں نے اس وقت کیا جب انہوں نے بقائے کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کیں۔ ان سے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بار بار عہد کرنا اور توڑنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ چاہیئے کہ ایسے دوست ۳۰ اپریل تک اس سال کے پورے حصہ آمد کے ساتھ بقائے میں سے ان اقساط کی رقم بھی ادا کریں جو وہ پہلے ادا نہیں کر سکے تا کہ کم سے کم ان کا دوسری مرتبہ کیا ہوا عہد پورا ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے عہد کو پورا کرنے اور اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ نور الحق۔ ربوہ)

(۲) بندہ کی اہلیہ ایک سال سے دل اور جگر کی بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نصر اللہ خاں اول مدرس تونیکی ضلع گوجرانوالہ)

(۳) میرے ایک دوست بشیر احمد صاحب ایک محکمانہ مشکل میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد الرحمن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شکرکوٹ)

(۴) میری بیوی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد صادق احمدی شادباغ لاہور

(۵) مکرم مسعود احمد صاحب بٹ ٹی بی میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد درانا ٹی بی سینیٹوریم کراچی)

(۶) چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مہدی محلہ گوجرہ عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

شمیم احمد ظفر زعیم حلقہ نو گوجرہ ضلع سیالکوٹ

(۷) مکرمی شیخ جلال محمود صاحب آجکل بیمار ہیں اور سول ہاسپٹل کراچی میں داخل ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الرشید کوثر ناظم تعلیم عمر ڈسپنسری مارٹن روڈ کراچی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۲۱۷: منکہ اختر نساء بیگم زوجہ بشیر احمد کالا افغاناں قوم صدیقی پیشہ خانہ عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۲ء ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری ماہوار آمد کوئی نہیں نہ ہی غیر منقولہ جائداد ہے۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے مہر مبلغ پانصد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزنی چھ ماشہ۔ قیمتی اندازاً مبلغ پچاس روپے کل مبلغ پانچ سو پچاس روپے -/۵۵۰ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ کی صورت میں کہیں سے ملے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن مذکور کرتی ہوں

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میری وفات کے وقت اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میرے ترکہ میں ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ:۔ اختر النساء بیگم ۱۱/۳/۵۸

گواہ شد:۔ بشیر احمد کالا افغاناں درویش قادیان دارالامان خاوند موصیہ ۱۱/۳/۵۸

گواہ شد:۔ فتح محمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان ۱۱/۳/۵۸۔

نمبر ۱۳۲۱۸: منکہ سید حسن شاہ ولد حسین شاہ صاحب مرحوم۔ قوم سید پیشہ ٹیلر عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن گھٹیالیاں ڈاک خانہ پسرور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب پاکستان حال ستارہ صوبہ بمبئی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ انگلش ویر ہاؤس ستارہ سٹی ضلع ستارہ۔

۱۔ متعلقہ سامان دوکان مثلاً سیونگ مشین چار عدد پیر والی۔ دو عدد ہینڈ۔ دو عدد سنگر الماریاں دو عدد شیشہ دار۔ کٹر کلاتھ ٹیبل دو عدد۔ تخت دو عدد۔ وغیرہ قیمتی -/۱۲۰۰ روپے جائداد منقولہ

۲۔ غیر منقولہ کوئی نہیں۔

۳۔ اس دوکان پر میں بحیثیت مالک قابض ہوں۔ بوجہ کبر سنی رسیدگی و ضعیف العمری خود کام نہیں کر سکتا ہوں بلکہ اپنے شاگردوں سے بحصہ نصف مزدوری سلائی لیا کرتا ہوں اور تقریباً -/۱۰۰ روپیہ ماہوار کے وصول کرتا ہوں۔ اس کی بھی وصیت بحصہ ۱/۱۰ بطور حصہ آمد وصیت کرتا ہوں یعنی -/۱۰ ماہوار۔

العبد:۔ سید حسن شاہ ولد سید حسین شاہ صاحب مرحوم بقلم خود ۱۲/۳/۵۸۔ گواہ شد:۔ عبدالرحیم فانی۔ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ ادھو دشنو ناتھ بھٹ کر انگلش ویر ہاؤس بھوانی پیٹھ ستارہ سٹی۔ گواہ شد مبارک علی انسپکٹر بیت المال قادیان نزیل ستارہ سٹی۔

میری وفات کے وقت یا بعد میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ حسن شاہ بقلم خود۔ انگلش ویر ہاؤس بھوانی پیٹھ ستارہ سٹی۔

گواہ شد:۔ ادھو دسنو ناتھ بوتھ کر۔

گواہ شد:۔ چوہدری مبارک علی انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان حال نزیل ستارہ

نمبر ۱۳۲۲۰: منکہ حلیمہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے:

گلوبند طلائی ساڑھے تین تولہ۔ چوڑیاں طلائی تین تولے۔ کانٹے طلائی ڈیڑھ تولہ انگوٹھیاں طلائی تین عدد۔ ایک تولہ۔ کل نو تولے۔ قیمت نو سو پچاس روپیہ -/۹۵۰۔ سلائی مشین ایک عدد قیمت ایک سو دس -/۱۱۰ روپیہ کل مبلغ -/۱۱۶۰

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز بوقت وفات اگر میری اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ اڑھائی روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ آمد کے طور پر ادا کرتی رہوں گی۔

نیز اپنی زندگی میں اگر حصہ جائیداد کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں تو اس کو حصہ جائیداد سے منہا کر دیا جائیگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ حلیمہ بیگم۔

گواہ شد بشیر احمد گھٹیالیاں موصی ۱۰۹۱۴ خاوند موصیہ۔

گواہ شد منظور احمد چیمہ۔ دفتر امور عامہ

نمبر ۱۳۲۲۲: انیسہ بیگم زوجہ رحمت اللہ غوری۔ قوم شیخ۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ البتہ زیورات جو میرے والدین نے مجھے وقت شادی عطا کئے ہیں وہ مجموعی دس تولے سونا قیمتی ایک ہزار روپیہ کے ہیں اور جو تحفہ ساس سسرال کی طرف سے مجھے ملا وہ بھی مجموعی دس تولہ سونا قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس طرح جملہ دو ہزار روپیہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مبلغ دو ہزار ایک سو روپیہ میرا مہر ہے جو میرے خاوند رحمت اللہ صاحب غوری پر قرض ہے۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۲) جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ وہ میری وصیت کردہ جائیداد سے منہا ہو گی۔

(۳) میری اس وقت ماہوار آمدنی کوئی نہیں۔ البتہ جب ایک روپیہ ماہوار اپنے شوہر سے لوں گی وہ حصہ آمد دیا کروں گی۔

(۴) میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مستحق ہوگی۔

جو زیور میرے پاس ہے وہ حسب تفصیل ہے سونے کا کرن پھول ۱/۲ ۱ تولہ۔ چمپا کلی ۱/۴ ۱ نکلس ۳ تولہ۔ کڑے ۴ تولہ۔ انگوٹھی چھلہ ۱/۴ تولہ (والدین کی طرف سے ملا ہوا)۔ سونے کا چندن ہار ۸ تولہ۔ لاکٹ ایک تولہ انگوٹھیاں دو عدد ایک تولہ (ساس سسرال کی طرف سے ملا ہوا ہے)

الامۃ۔ انیسہ بیگم موصیہ

گواہ شد رحمت اللہ غوری شوہر موصیہ کارخانہ بیڑی چاند مارک یادگیر۔ گواہ شد محمد الیاس وحدی کارخانہ بیڑی چاند مارکہ یادگیر

نمبر ۱۳۲۱۶: منکہ رضیہ بیگم نواب خان ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب۔ ہندوستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد کی تفصیل یہ ہے

(۱) حق مہر مبلغ -/۵۰۰ سو روپیہ ہے۔ جو کہ ابھی تک بذمہ خاوند ہے۔

(۲) زیورات گلوبند طلائی وزنی۔ پونے تین تولہ کانٹے طلائی وزنی تولہ قیمتی پانصد روپیہ صرف۔ ٹکہ طلائی وزنی تقریباً تولہ قیمتی مبلغ یکصد روپیہ صرف۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میری اس وقت کوئی آمد ماہوار یا سالانہ نہیں ہے میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری آمد کی کوئی صورت پیدا ہوئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی کرتی ہوں۔

نیز میرے مرنے پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر کوئی رقم میں اپنے حصہ جائیداد میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ اس سے منہا کر لی جائے گی۔ خدا تعالے مجھے اس وصیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الامۃ:۔ رضیہ بیگم ۲۲/۲/۵۸

گواہ شد:۔ بشیر احمد کالا افغاناں قادیان ضلع گورداسپور انڈیا۔

گواہ شد نواب خان خاوند موصیہ ۲۲/۲/۱۹۵۸

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن کوئی مرکزی ادارہ نہ ہونے کی وجہ سے جو ایسے لوگوں کا سہارا بن سکے وہ بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لئے مسلمانوں کا وہ روپیہ جو اس کام میں صرف ہو کر اشاعت دین کے لئے بڑے کام آسکتا تھا ضائع ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ کوئی بات سوچتے ہیں۔ وہ ان کے دل کی دل ہی میں رہ جاتی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ہم ملک کو ہر قسم کی جارحانہ کاروائی سے محفوظ بنا دینگے

پاکستانی عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے گا۔ صدر ایوب کا اعلان

کراچی ۲۱ راپریل۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ نئی حکومت ملک کے باشندوں کے لئے بہتر اور خوشحال زندگی کے لوازم فراہم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ حکومت کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ملک کو ہر قسم کے حملے کے خلاف محفوظ بنا دیا جائے گا۔ اور ملک کے عوام کا معیار زندگی بلند کر کے ان کے لئے اقتصادی خوشحالی کا بندوبست کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان ہر قوم کے حق خود ارادیت کا حامی ہے بلکہ پاکستان اس حق کو ناقابل تنسیخ تصور کرتا ہے پاکستان کا خیال ہے کہ اس حق سے دنیا کے خواہ کسی حصے میں بھی انکار کیوں نہ کیا جائے۔ آزاد دنیا کی آزادی کو خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

صدر مملکت صبح ہوٹل میٹروپول میں امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے محکمے کی پنج روزہ کانفرنس کا افتتاح کر رہے تھے۔ کانفرنس کی غرض وغایت یہ ہے کہ بین الاقوامی تعاون کے کام کا جائزہ لیا جائے اور اس کے عملے کو پاکستان کے پروگراموں سے آگاہ کیا جائے۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں سے پیشتر امریکی سفیر مسٹر جیمز لینگلے اور پاکستان میں ادارے کے ڈائرکٹر مسٹر جیمز کلن نے بھی تقریریں کیں۔

صدر نے امریکہ کی طرف سے فراہم کردہ امداد کو سراہا اور اسے پاکستان کے لئے امریکہ کی خیر سگالی کا بہت بڑا ثبوت قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ پاکستان امریکہ سے بہت دور ہے۔ لیکن چونکہ آزادی کے تحفظ کے سلسلے میں دونوں ملکوں کے نظریات بالکل یکساں ہیں۔ اسلئے پاکستان اس عظیم مملکت کے بارے میں اپنی دوستی پر قائم ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اپنے بین الاقوامی وعدوں کو پورا کرے اور تعاون کا وعدہ ایفا کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ یہ دونوں ملک اس علاقے کی رہنے والی قوموں کی ترقی اور بہبود کی سعی جاری رکھیں۔

قیام پاکستان کا ذکر

صدر مملکت نے قیام پاکستان کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا مسلمانان برصغیر نے اپنے آپ کو ایک قوم کی شکل دینے اور اپنے لئے جداگانہ وطن بنانے کا تہیہ کر لیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو علاقے پاکستان کی شکل اختیار کرنے والے تھے۔ ان میں بہت بڑی جغرافیائی دوری موجود تھی۔ لیکن یہ دوری ہمارے عزم صمیم کو ڈگمگانے میں ناکام رہی اور آخر کار ہم نے جغرافیائی دوری پر قابو پا کر ثابت کر دیا کہ ہم ایک قوم ہیں۔ اور ایک قوم کی حیثیت سے زندگی بسر کریں گے۔

بین الاقوامی میدان

صدر مملکت نے کہا کہ قیام پاکستان کے بعد ہمیں بین الاقوامی میدان میں بھی جغرافیائی دوری سے پالا پڑا۔ ایک طرف مشرق وسطیٰ کے ملکوں سے ہمارے تعلقات ہیں۔ اور دوسری طرف جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں سے لیکن ہم نے کبھی ان تعلقات کی راہ میں اس دوری کو حائل نہیں ہونے دیا پاکستان کو ایک طرف مشرق وسطیٰ اور دوسری طرف جنوب مشرقی ایشیاء میں اپنے دفاع کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اور پاکستان مشکلات کے باوجود ایسے طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہا ہے۔ خواہ وہ مشرقی افق پر نمودار ہوں یا مغربی افق پر۔

حق خود ارادیت

صدر نے کہا کہ پاکستان آزاد دنیا کا رکن ہونے کی حیثیت سے حق خود ارادیت کو عزیز رکھتا ہے بلکہ یوں کہنا نامناسب نہ ہو گا کہ حق خود ارادیت پاکستان کے لئے ایمان کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ دنیا کے جس بھی حصے کے عوام کو حق خود ارادیت سے محروم کر دیا جائے۔ تو آزادی کو خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ صدر نے کہا کہ نئی حکومت پاکستانی عوام کے لئے بہتر اور خوشحالی زندگی کے لوازم فراہم کرنے کا پختہ ارادہ کر چکی ہے۔ میری حکومت کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ملک کو ہر قسم کے جارحانہ اقدامات سے محفوظ بنایا جائے اور پاکستانی عوام کا معیار زندگی بلند کر کے انہیں مرفہ الحال اور خوش وقتی کی منزل تک پہنچایا جائے ظاہر ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ٹیکنیکل معلومات اور مہارت کی ضرورت ہے اور مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت محسوس ہوتی ہے کہ پاکستان کو جو اقتصادی امداد دی جا رہی ہے۔ اس میں اس پہلو کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے۔

زرمبادلہ کی مشکلات

صدر جنرل محمد ایوب خاں نے کہا کہ پاکستان اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہے اور ان کی سب سے بڑی وجہ زرمبادلہ کی پیدا کردہ دشواریاں ہیں۔ اور ملک کی اقتصادی بحالی میں سب سے بڑی رکاوٹ بھی اسی مسئلے کی پیدا کردہ ہے۔ امریکہ کی بیرونی اقتصادی پالیسی پاکستان کی اقتصادی بحالی پر جو اثر ڈال سکتی ہے اور اس نے جو اثر ڈالا ہے میری حکومت اس سے بھی پوری طرح آگاہ ہے۔ حکومت پاکستان کی کوشش یہ ہے کہ جلد سے جلد اس کمزوری پر قابو پایا جائے ہم نے یہ ارادہ بھی کر رکھا ہے کہ سابق حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ملک کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا جلد ازالہ کیا جائے۔

سفیر امریکہ

صدر پاکستان کی تقریر سے پیشتر مسٹر جیمز لینگلے سفیر امریکہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ صدر پاکستان امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ادارے سے زیادہ سے زیادہ تعاون کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے صدر مملکت کے اقدام کو سراہا اور کہا کہ وہ پاکستانی معیشت کی اصلاح کی طرف بڑی توجہ مبذول کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے ان کا یہ اقدام پاکستان کو اقتصادی ترقی کرنے اور دفاعی اعتبار سے مستحکم بنانے میں بڑی مدد دے گا۔ آپ نے کہا کہ جنرل محمد ایوب خاں کے خیالات نے کارکنوں میں نیا جذبہ اور نئی امنگ پیدا کر دی ہے۔ اس سے صورت حال کی اصلاح میں بڑی مدد ملے گی۔

مسٹر جیمز کلن

پاکستان میں آئی سی اے کے ڈائرکٹر مسٹر جیمز کلن نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس کانفرنس کی غرض وغایت یہ ہے کہ ادارے کے ارکان پاکستان کی پالیسی اور پروگرام سے پوری طرح آگاہ ہو جائیں تاکہ ادارے کے پروگرام کو حکومت پاکستان کی پالیسی کے مطابق بنایا جا سکے۔

حضرت اماں جانؓ کی سیرۃ پر جلسہ

(بقیہ صفحہ اول)

نیز صدر جلسہ مکرم جناب شمس صاحب نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی ارسال فرمودہ روایات پڑھ کر سنائیں۔ آخر میں مکرم شمس صاحب نے حضرت سیدہ اماں جان نور اللہ مرقدہا کی سیرۃ طیبہ پر ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت اماں جان کے بلند مقام ارفع و اعلیٰ شان پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ نیز آپ کے اخلاق فاضلہ کو واضح کرتے ہوئے مثال کے طور پر بعض واقعات بھی پیش کئے۔ مزید برآں آپ نے وہ پیغامات بھی پڑھ کر سنائے جو حضرت اماں جانؓ نے مختلف اوقات میں جماعت کے نام دیئے۔

دوران جلسہ میں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضرت اماں جانؓ کی شان میں محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک تازہ نظم بھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد مکرم عبدالعزیز صاحب زعیم حلقہ گول بازار نے حاضرین اور معززین کا مجلس کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ ایک پُرسوز اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دُعا

والدہ محترمہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون ۲۱ راپریل کی رات کو اچانک بیمار ہو گئی ہیں اور بیماری تشویشناک ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ انکی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴